سوال: آپ کی خدمت میں ایک مسئلہ لیکر حاضر ہوا ہوں، امید ہے کہ شریعت کی روشنی میں تشفی فرمائیں گیں، مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میری اہلیہ کا بھتیجا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، بقول اس کے بڑے بھائی کے اس نے اپنے تمام رشتہ داروں کا بذریعہ میسیج آگاہ کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، اب میرا اور اس کا کوئی واسطہ نہیں رہا اس پر اس کے بڑے بھائی اور اس کا چھوٹا بھائی اور دو کزن ملکر اس کے گھر گئے، اس کے بڑے بھائی نے اس سے تصدیق چاہی تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو طلاق دے دی ہے اور ایک دو دن میں اس کو طلاق نامہ بھیج دوں گا، اس بات کی تصدیق اس کی بڑی بیٹی نے بھی کی کہ ابا نے امی کو طلاق دے دی ہے، اس کے بعد ان لوگوں نے اہل الحدیث سے رجوع کیا اور یہ اقرار کیا کہ ہم دونوں میں اس سے پہلے تین طلاقیں ہو چکی ہیں یہ دوبارہ طلاق دی ہے اس پر وہاں کے مفتی صاحب نے جواب میں لکھ کر دیا کہ تمہاری صرف دو طلاقیں ہوئی ہیں، ایک طلاق باقی ہے آپ رجوع کر سکتے ہیں اور اب دونوں ساتھ رہے ہیں۔ اب ہماری راہنمائی فرمائیں کہ ہم لوگ کیا ان سے تعلقات رکھ سکتے ہیں یا قطع تعلق کر لیں کیونکہ فقہ حنفی کے مطابق وہ گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔۔

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

صورت مسؤلہ میں اگر شوہر نے واقعی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں تو بیوی اپنے شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہو چکی ہے، ساتھ رہنا جائز نہیں ہے، حلالہ شرعیہ کے بغیر رجوع بھی نہیں ہو سکتا، حلالہ شرعیہ کے بغیر بیوی کے ساتھ تعلقات قائم کرنا اور اس کو ساتھ رکھنا حرام، ناجائز اور زنا کے حکم میں ہے۔ مذکورہ شخص کے رشتہ داروں پر ضروری ہے کہ اس کو سمجھائیں اور دونوں کے درمیان جدائی کروائیں، اگر وہ سمجھانے کے باوجود بھی نہیں سمجھتے تو ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں، یہاں تک وہ توبہ کر کے اپنی سابقہ بیوی کو اپنے سے جدا نہ کرلے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا۟ فِى حَدِيثٍ غَيْرِهِۦ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ (سورہ الانعام 68)

ترجمہ: اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں۔ اور اگر (یہ بات) شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

حدیث رسول ﷺ میں ہے:

عن عبدِ اللهِ بن مسعودٍ، قال: قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "إن أول ما دخل النَّقصُ على بني إسرائيل كان الرجل يَلقَى الرَّجلَ فيقول: يا هذا اتَّقِ اللهَ ودَعْ ما تصنعُ، فإنّه لا يحلُّ لك،

ثم يلقاهُ من الغدِ، فلا يمنعهُ ذلك أن يكون أكيلهُ وشريبهُ وقعيدهُ، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم ببعض" ثم قال: {لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ} إلى قوله: {فَاسِقُونَ} [المائدة:78-81] ثم قال: كلا والله، لتأمرنَّ بالمعروف ولتنهوُنَّ عن المنكر، ولتأخُذنَّ على يدَي الظّالم، ولتأطِرُنَّه على الحق أطراً، ولتقصُرُنَّه على الحقّ قصراً

(ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنهی 6/391 رقم 4336 ط دار الرسالۃ العالمیۃ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا تنزل اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور کسی ناجائز بات کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ دیکھ اللہ سے ڈر، ایسا نہ کر، لیکن اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے کھانے پینے میں اور نشست و برخاست میں ویسا ہی برتاؤ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا، جب عام طور پر ایسا ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے قلوب کو بعضوں کے ساتھ خلط کر دیا (یعنی نافرمانوں کے قلوب جیسے تھے ان کی نحوست سے فرمانبرداروں کے قلوب بھی ویسے ہی کر دیئے) پھر اس کی تائید میں کلام پاک کی آیتیں "لعن الذین کفروا" سے "فاسقون" تک پڑھیں، اس کے بعد حضور ﷺ نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية ولا فرق في ذلك بين كون المطلقة مدخولا بها أو غير مدخول بها كذا في فتح القدير ويشترط أن يكون الإيلاج موجبا للغسل وهو التقاء الختانين هكذا في العيني شرح الكنز.

(کتاب الطلاق الباب السادس 1/473 ط رشیدیہ)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ویل ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ کے فتاویٰ میں ہے:

صورتِ مسئولہ میں آپ کے ہم سائے نے اگر واقعتًا اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو دونوں ایک دوسرے کے لیے حرام ہوگئے، ساتھ رہنا قطعاً جائز نہیں، نہ رجوع کی اجازت تھی، نہ ہی تجدید نکاح جائز تھا۔

اسی حالت میں بیوی کو ساتھ رکھنا اور آپس میں تعلق قائم کرنا حرام اور زنا کے حکم میں ہے؛ لہٰذا اس کے متعلقین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے سمجھا کر سابقہ بیوی سے جدا کرنے کی پوری کوشش کریں، اور اگر مذکورہ شخص اپنی سابقہ بیوی سے الگ نہیں ہوتا تو اس کے رشتہ داروں اور اہلِ محلہ کو چاہیے کہ اس سے معاشرتی بائیکاٹ رکھیں؛ تاوقتیکہ وہ تائب ہو کر اپنی سابقہ بیوی کو اپنے سے جدا نہ کرلے۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشنِ اقبال، کراچی

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاءمدرسہ عارف العلوم کراچی

13 شعبان المعظم 1447ھ /2فروری 2026ء

فتویٰ نمبر:516